



اس مقام پر ”اثم“ بمعنی نقصان ہے تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اضافی فائدے اور نقصان سے کوئی چیز بھی خالی نہیں، حتیٰ کہ محرمات میں بے شمار نقصانات کے ساتھ ساتھ کچھ فوائد بھی ہیں، لہذا اس آیت سے یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ جب کہ کوئی چیز اضافی نفع و نقصان سے خالی نہیں تو پھر ہر چیز کے متعلق حکم معلوم کرنے کے لیے یہ دیکھنا پڑے گا کہ اس کا نفع زیادہ ہے یا نقصان، اگر نقصان زیادہ ہے تو پھر تو تھوڑی منفعت کو کچھ وزن نہیں دیا جائے گا بلکہ نقصان کو مد نظر رکھتے ہوئے اس چیز سے اجتناب و پرہیز لازمی ہے۔

(۴): وَفَدَّ فَضْلُكُمْ تَاخَرَمَ عَلَيْكُمْ إِنَّا نُنظِرُكُمْ إِنِّي (الانعام: ۱۱۹)

اللہ تعالیٰ نے محرمات (حرام کردہ چیزوں) کو تفصیل سے بیان کیا ہے مگر یہ کہ تم مجبور ہو جاؤ کہ تمہیں محرم چیز سے کسی طرح بھی مخرج نظر نہ آئے۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر محرم و ممنوع چیز نہایت اضطراری اور انتہائی مجبوری کی حالت میں جائز ہو جاتی ہے لیکن وہاں یہ خیال رہے کہ اس کام یا چیز یا امر کے ارتکاب کے علاوہ کوئی دوسری متبادل صورت نہ ہو اگر کوئی متبادل صورت موجود ہے تو پھر ہرگز ہرگز اس ممنوع چیز کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

(۵): اللہ تعالیٰ نے صلاح و درستگی (معاشرہ) کا امر فرمایا ہے اور اس کے مد مقابل فساد سے منع فرمایا ہے اور اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی اس لیے مبعوث فرمایا کہ انسانوں کے اصلاح احوال کی تحصیل و تکمیل کریں اور مفاسد کو بالکل ختم و نابود کر دیں اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل آیت کریمہ کو ملاحظہ کریں۔

وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ ثَلِّفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ (الاعراف: ۱۴۲)

اور شعیب علیہ السلام نے فرمایا:

إِن أُيْذِلَّا لِأَصْلِحْ مَا سَتَغْتُ (هود: ۸۸)

اور فرمایا:

فَمَنْ نَقَىٰ وَأَصْلَحْ فَلَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (الاعراف: ۳۵)

نیز ارشاد ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (البقرة: ۱۱)

مذکورہ آیات میں واضح طور پر مصلح کو اختیار کرنے کا امر و ترغیب دی گئی ہے اور فساد و بگاڑ سے روکا گیا ہے۔ یعنی جو بات بگاڑ فساد اور تخریب و ضیاع کا سبب بنتی ہو اسے ترک کر کے وہ کام یا عمل و صورت اختیار کی جائے جس میں ہر طرح سے مصلحت اور بہتری ہو۔

(۶): وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَتَّعْنَاهُ مَتْعَةً مِّنْ عِبَادِنَا لِئَلَّا يَتَذَكَّرَ مِنَّا سِنَّةً وَيَسْعَىٰ فِي خُرَابٍ (البقرة: ۱۱۴)

”اس سے بڑھ کر کوئی بھی ظالم نہیں جو مساجد کی تخریب و ضیاع کا سبب بنے کہ وہ ان میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے روکتا رہے۔“

(۷): فِي بُيُوتِ أُولَئِكَ لِيُذَكَّرَ مِنَّا سِنَّةً (النور: ۳۶)



مومنوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوران کھروں (مسجدوں) میں حاصل ہوگا جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ان کی رفعت و بلندی، تعظیم و تکریم کی جائے اور ان میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر ہوتا رہے۔ الخ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ما نبت عنہ فاجتہود ما أمر حکم بہ فآؤنہ ما استطعت الحمد لله)) (مستقن طبع)

”یعنی میں تمہیں جس چیز سے روکوں اس سے کلی طور پر اجتناب کرو اور جس چیز کا حکم دوں تو اس کی تعمیل اپنی وسعت و استطاعت کے مطابق کرو۔“

یعنی نواہی میں استطاعت وغیرہ کی گنجائش نہیں مگر اوامر میں شریعت نے قدرت اور وسعت کی گنجائش رکھی ہے۔ چوری مت کریں اس میں یہ گنجائش نہیں کہ اگر قدرت نہ ہو تو پھر چوری کر لیا کرو لیکن حکم ہے کہ نماز کھڑے ہو کر پڑھو اگر قدرت نہیں تو پھر لیٹ کر اشاروں کے ساتھ۔ وضو کے لیے پانی نہیں یا کسی سبب وضو کرنا صحیح نہیں تو تمیم کر لے۔ روزے فرض ہیں لیکن بیمار کے لیے ترک کرنے کی اجازت ہے علی ہذا القاس۔ دیگر اوامر کو بھی اسی طرح سمجھنا چاہیے۔ ان اصولی باتوں کو پوری طرح ذہن میں بڑھانے کے بعد اب آئیے اصل مسئلہ کی طرف کتنے ہی مواقع پر بعض ایسے ناگزیر حالات پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے وہاں کے باسی اس گاؤں کو ترک کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں مثلاً وہاں بہت زیادہ زلثنی سیلاب پھوٹ پڑے جس کی وجہ سے وہاں کے باسی مجبور ہو کر اس جگہ کو ترک کر کے چلے جائیں اس صورت میں اگر اس گاؤں کے باسیوں کو اس کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ اس مسجد کو شہید کر کے جا کر وہاں مسجد بنائیں جہاں پر وہ بسنے لگے ہیں تو پھر ظاہر ہے کہ اس طریقے سے تو یہ بنی ہوئی مسجد غیر آباد ہو کر رہ جائے گی یا تو کتے اور بلیاں آکر وہاں گند پھیلاتے رہیں گے یا شیا طین کیا کوئی اور مخلوق وہاں آکر اپنا آستانہ بنانے کی یا بالآخر وہ اس سیلاب کی وجہ سے گر کر نیست و نابود ہو جائے گی۔ اس طرح مسجد کی تعظیم میں فرق آ جاتا ہے ہاں اگر اس کی تبادل صورت کی اجازت ہوگی تو لوگ با آسانی اپنی مرضی کے مطابق کسی اور جگہ وہ مسجد بنا دیں گے۔

حدامہ عہدی والندرا علم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 326

محدث فتویٰ